چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

Digitized by Khilafat Library

نمبر ۲۴ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ | نمبر ۲۴ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

۲۱۔ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۱۴۔ جون ۱۹۰۷ء عیسوی

ایجہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۵۰ ؎

معاونین درجہ اوّل جنکو عار پرچہ اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ۵ ؎

معاونین درجہ دوم جنکو دو پرچہ اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ۱۰ للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲ روپیہ ۱۲ آنہ

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۳ ر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کردیں گے ان سے بحساب ۴ ؎ بعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ ر کا ٹکٹ آنا چاہئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔

توکل..... عا افریقہ ... ۵؎ مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب۔

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایلہامے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدسؑ بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ بہار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ بہار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔
اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کرتبہ محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۱۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ جون سنہ ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۷۔ جون سنہ ۱۹۰۶ء۔ بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کے دو نام ہوں گے۔

(۱) بشیر الدولہ۔ (۲) عالم کباب

یہ ہر دو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے اور انکی تعبیر اور تفہیم یہ ہے۔

(۱) بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کیلئے بشارت دینے والا ہوگا اس کے پیدا ہونے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئینگی اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کریگا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔ *

(۲) عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اُس کے پیدا ہونیکے بعد چند ماہ تک یا جبتک کہ وہ اپنی بُرائی بھلائی شناخت کرے دُنیا پر ایک سخت تباہی آئیگی گویا دُنیا کا خاتمہ ہو جائیگا اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کیلئے ایک نشان ہوگا۔ بشیر الدولہ کہلائیگا اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا خدا تعالےٰ کے الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر دنیا کے سرکش لوگوں کے لئے کچھ اور مہلت منظور ہے تب بالفعل میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوگی اور لڑکا بعد میں ہوگا مگر لڑکا ضرور ہوگا کیونکہ وہ خدا کا نشان ہے اور اگر دنیا پر جلد عذاب کا وقت آ پہنچا ہے یعنی عذاب عظیم کا وقت۔ تب ابھی لڑکا پیدا ہوگا جسکا نام بشیر الدولہ اور شادی خاں اور کلمۃ اللہ خاں اور عالم کباب ہوگا۔ اور وہ دنیا کیلئے نیکوں کے لئے اور نیز بدوں کے لئے خدا کا نشان ہوگا یہ اُسی قسم کا نشان ہے جیسا کہ یسعیاہ نبی نے خرقیاہ بادشاہ کے لئے فرمایا تھا اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عنقریب دو نشان ظاہر ہونگے پس اگر دو نشان ظاہر ہونیوالے جو عنقریب ہیں وہ اور ہیں تو اس صورت میں بھی اب کی دفعہ انکے گھر میں لڑکی پیدا ہوگی نہیں تو اب کی دفعہ ہی لڑکا پیدا ہوگا اور وہ خدا کا نشان ہوگا اور اس کیساتھ ایک دوسرا نشان ظاہر ہوگا اور وہ لڑکا نیکوں کے لئے اور اس سلسلہ کیلئے ایک سعد ستارہ کیطرح مگر بدوں کیلئے اس کے لئے برخلاف ہوگا اسی تاریخ کے اور الہامات یہ ہیں

(۱) رب ارنی انوارک الکلیۃ

ترجمہ۔ اے میرے رب مجھے اپنے تمام انوار دکھا۔

(۲) انی انرتک و اخترتک

ترجمہ۔ میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا

(۳) وانہ نازل من السماء ما یرضیک

ترجمہ۔ اور آسمان سے ایک ایسا امر اتر نیوالا ہے جو تجھے خوش کردیگا

۴۔ دو نشان ظاہر ہوں گے

۵۔ اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا (کسی کیطرف اشارہ ہے)

۶۔ انا اخذ ناہ بعذاب الیم۔ ہم دردناک عذاب کے ساتھ اس کو پکڑیں گے۔

۷۔ خدا تمہیں سلامت رکھے۔

۸۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔
ترجمہ وہ لوگ تیری مدد کریں گے جنکو ہم آسمان سے وحی کریں گے

۹۔ یاتون من کل فج عمیق۔ یاتیک من کل فج عمیق
ترجمہ۔ ہر ایک دور کی راہ سے آئیں گے ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے۔

۱۰۔ سلام علیکم طبتم ترجمہ تم پر سلام تم پاک ہو

۱۱۔ ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس
ترجمہ اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے تجھے چاہیئے کہ ان سے بدخلقی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے

۱۱۔ جون سنہ ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ رؤیاء۔ دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں میں نے اس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں مونھ ان سے پھیر لیا اور ان سے پوچھا کہ تم کیسے آئی ہو انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں پھر انہوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیئے۔

فرمایا۔ رؤیا میں عورت سے مراد اقبال اور فتحمندی اور تائید الٰہی ہوتی ہے اس رؤیا میں یہ بھی معلوم ہوا کہ انہیں عورتوں میں وہ بھی ایک عورت تھی جو پہلے کبھی آئی تھی۔ فرمایا اسمیں اشارہ ایک پرانے رؤیا کیطرف تھا جو حضرت والد صاحب کی وفات کے چند یوم بعد میں نے دیکھا کہ میں ایک پیڑہی پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تئیس چوبیس ۲۳ سال کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اس گھر سے چلا جانے کا تھا مگر تمہاری لئے رہگئی ہوں

۲۔ ایک زلزلہ کا نظارہ دکھائی دیا اور ساتھ ہی اس کے الہام ہوا

لمن الملک الیوم۔ للہ الواحد القہار

ترجمہ۔ آج ملک کس کا ہے۔ اللہ تعالیٰ واحد قہار کا ہے

۳۔ مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور انکی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور انپر کوئی غالب نہیں ہو سکتا اور سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے انا اخذ ناہ بعذاب الیم پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا +

* نوٹ۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں (۱) ایک شادی خاں کیونکہ وہ اس جماعت کے لئے شادی کا موجب ہوگا (۲) دوسرے کلمۃ اللہ خاں کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو ابتداء سے مقرر تھا وہ اس زمانہ میں پورا ہو جائیگا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جبتک یہ پیشگوئی پوری ہو اور گذشتہ الہام یہ وارڈ اینڈ ٹو گرل۔ اسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے جس کے معنے ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں یعنی گا دیا۔ منظور محمد کے گھر [illegible] بشارات پوری ہو جائینگی ایک کلمہ دو لڑکیاں۔ منہ

۱۳۔ جون سنہ ۱۹۰۶ء الہامات۔ (۱) یکاد البرق یخطف ابصارہم (۲) برکاتی۔ بوش باتی۔

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا خط

(منقول از تشحیذ الاذہان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عاید باللہ الصمد غلام احمد بخدمت عزیزی اخویم خاں صاحب محمد علی خاں صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچکر موجب مسرت و انشراح خاطر ہوا۔ اگرچہ طبیعت اس عاجز کی کسی قدر علیل تھی اور نیز ضعف بہت تھا۔ مگر میں نے نہ چاہا کہ آپ کو بہت انتظار میں رکھوں اس لئے بلحاظ اختصار آپ کے سوالات کا جواب دیتا ہوں

(۱)۔ جو شخص اس عاجز سے بیعت کرے اس کو قال اللہ و قال الرسول کا پابند ہونا ضروری ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ حنفی ہو یا شافعی وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ نہایت ضروری ہے کہ اللہ جلشانہ کے کلام عزیز پر ایمان لاوے اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس پر عمل کرے اور آثار صحیحہ نبویہ کا اتباع کرے

(۲) بیعت کرنے والے کے لئے ان عقائد کا پابند ہونا ضروری ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق اور قرآن شریف من جانب اللہ کتاب اور جامع الکتاب ہے۔ کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا ہے۔ مگر ولائیت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں اور جس قدر مہدی دنیا میں آئے یا آئیں گے۔ ان کا شمار خاص اللہ جلشانہ کو معلوم ہے۔ وحی رسالت ختم ہوگئی مگر ولائیت و امامت و خلافت کبھی ختم نہیں ہوگی۔ یہ سلسلہ ائمہ راشدین اور خلفاء ربانیین کا کبھی بند نہیں ہوگا کسی کو گذشتہ لوگوں سے بجز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع فضائل و کمالات میں بے مثل نہیں کہہ سکتے اور ممکن نہیں کہ کسی کمال نوع کی خدمتگذاری میں آئندہ اس سے بہتر پیدا ہوں جزئی فضیلت کے لحاظ سے بعض لوگ بے مثل ٹھہر سکتے ہیں۔ جیسے صحابہ اور اہل بیت کی یہ فضیلت جو انہوں نے زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تنہائی کے وقت میں ایسی وفاداری دکھلائی۔ کہ اپنے خونوں کو پانی کی طرح بہا دیا۔ آں حضرت صلعم کے چہرہ مبارک کو دیکھا اور اسی چہرہ سے عاشقانہ زندگی بسر کی اور اسلام پر پہلے پہل مخالفوں کے حملے ہوئے تو جانوں کو ہتھیلی پر رکھکر ان کو روکا اور اسلام کو زمین پر جمایا۔ اور اسلامی ہدایتوں کو زمین پر پھیلایا اور کفر کے زور کو مٹایا اور قرآن شریف کو دیانت اور امانت سے جمع کرکے تمام ملکوں میں رواج دیا اور اسلام کی صداقت پر اپنے خون سے مہریں کرکے اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ بلاشبہ ان کی اس فضیلت کو بعد میں آنے والے نہیں پا سکتے۔ و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء مگر اس کے سوائے ہر ایک کمال کے حاصل کرنے کیلئے در و دروازے کھلے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے مقبول اور نہایت اعلےٰ درجہ کے پیارے بندے اور امام الوقت اور خلیفہ اللہ فی الارض اب بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جیسے پہلے ہوئے تھے۔ اور اب بھی خدا تعالےٰ کے انعام و اکرام کی وہ راہیں کھلی ہیں جو پہلے کھلی تھیں نبوت و رسالت بھی ظلی طور پر حاصل ہو سکتے ہیں جس قدر سالک کی استعداد ہوگی۔ ضرور پرتوہ نور کا پڑیگا زندہ اسلام۔ اسی عقیدہ کا نام ہے مگر جو لوگ امانت و خلافت و صدیقیت کو پہلے اماموں پر ختم کر چکتے ہیں ان کے ہاتھ میں اب مردہ اسلام ہے یا یوں کہو کہ اسلام کی بے جان تصویر ان کے ہاتھ میں ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ جو مذہب آئندہ کمالات کے دروازے بند کرتا ہے وہ مذہب انسانی ترقی کا دشمن ہے۔ قرآن شریف کی رو سے انسان کی بھاری دعا یہی ہے کہ وہ روحانی ترقیات کا خواہاں ہو۔ غور سے پڑھنا چاہیئے اس آیت کو اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم۔ دوسرے یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ مجرد کسی قسم کے رشتہ سے خواہ کسی رسول سے ہو۔ کوئی فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ فقط رشتہ کی فضیلت پر ناز کرنا نامردوں کا کام ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ذوالقربی میں سے ہر ایک شخص جو قابل تعریف ہے وہ رشتہ کے لحاظ سے ہرگز نہیں۔ و قال اللہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ تیسرے یہ عقیدہ بھی ضروری ہے۔ کہ قرآن شریف اب تک ہر ایک قسم کی تصرف سے بکلی محفوظ ہے اور کوئی ایسا قرآن نہیں جو کوئی شخص اس کو غار میں لے کر اب تک چھپا بیٹھا ہے یہ ان لوگوں کا بہتان ہے۔ جن کو خدا تعالےٰ کا خوف نہیں۔ چوتھے یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت فاروق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سب کے سب واقعی طور پر دین میں امین تھے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدم ثانی ہیں اور ایسا ہی عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لئے مشکل تھا۔ جو قرآن شریف کی کسی ایک آیت کو بھی من جانب اللہ بتا سکتے۔

بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ ہم قرآن شریف سے اسی قدر محبت اور عشق پیدا کریں گے۔ جس قدر ہمیں ان بزرگوں کے امین ہونے پر ایمان ہوگا۔ اگر ہم ذرا بھی کمالات ایمانیہ میں ان کو کم سمجھیں گے تو وہی کمی قرآن شریف کی عظمت کے بارے میں ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی یہی وجہ ہے کہ جس پیار اور محبت سے سنت جماعت کے لوگ قرآن شریف کو پڑھتے ہیں اور بعد اس کے حفظ کر لیتے ہیں یہ بات شیعہ لوگوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ مثلاً مجھے تخمیناً معلوم ہے کہ ہمارے ملک پنجاب میں ایک لاکھ سے زیادہ سنت جماعت میں سے قرآن شریف کا حافظ ہوگا مگر کیا کوئی اس بات کا ثبوت دیسکتا ہے کہ اس ملک میں شیعہ لوگوں میں سے دس پندرہ بھی حافظ ہیں؟ مگر میرے خیال میں ایک حافظ بھی نہیں اس کا کیا سبب ہے؟ وہی ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ ان بزرگواروں کو بنظر تخفیف دیکھنے میں سراسر ایمان کا گھاٹا ہے۔ والعاقل تکفیہ الاشارۃ۔ پانچویں۔ بیعت کے لئے یہ ضروری عقیدہ ہے کہ شرک سے بکلی پرہیز کرے اگر یہ تمام عقائد کسی شیعہ میں پائے جاویں تو بلاشبہ اس کی حالت اچھی ہے اور وہ اس لایق ہے کہ بیعت میں داخل ہو۔

بیعت کے مقاصد میں سے ایک بھاری مقصد یہ ہے کہ انسان راہ راست پر آوے اور خدا تعالےٰ کے غضب سے ڈر کر ہر ایک طریق ناانصافی کو چھوڑ دیوے جو شخص عمداً ناانصافی پر جما رہنا چاہتا ہے وہ دراصل حقیقت بیعت سے غافل ہے ہم اس مسافر خانہ میں تھوڑے عرصہ کے لئے آئے ہیں اور اس غرض سے بھیجے گئے ہیں۔ کہ اپنے اخلاق اور عقائد اور اعمال کو درست کرکے اور حسب مرضیات الٰہی اپنے نفس کو بنا کر اس مولیٰ کریم کی رضامندی حاصل کریں۔ سو ہر ایک بات میں یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ کیا ہمارے قول اور فعل ظلم اور زیادتی سے خالی ہیں یا ہم انصاف کا خون کر رہے ہیں جن بزرگ لوگوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضعف و ناتوانی اور تنہائی اور غربت کے ایام میں آنجناب کی رفاقت اختیار کی اس رفاقت اور اس ایمان کے پاس کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔ اپنی ریاستوں اور ملکیتوں سے بے دخل کئے گئے۔ وطن سے نکالے گئے اور اعلائے کلمہ اسلام کے لئے صدہا نے اپنے تئیں معرض ہلاکت میں ڈالا۔ ان کی شان کو جیسا چاہیئے نہ سمجھنا سخت درجہ کی ناانصافی ہے۔ درحقیقت اگر ہم انصاف سے دیکھیں اور عدالت کی نگاہ سے نظر کریں۔ تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ لوگ اعلیٰ درجہ کے مقدس ہیں۔ ہر ایک شخص کی فضیلت باعتبار اس کے حسن خدمات کے اور ذاتی لیاقتوں کے

ہوا کرتی ہے۔ سو جیسے صحابہ کرام کی فضیلت اس قاعدہ مستمرہ کی رو سے بپایہ ثبوت پہنچ گئی ہے کسی اور دوسرے کی فضیلت ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ مثلاً امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو بھاری نیکی کا کام دنیا میں آکر کیا وہ صرف اس قدر ہے کہ ایک نابکار دنیا دار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہ کی اور اسی کشاکش کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ مگر یہ ایک شخصی ابتلاء ہے جو انہیں پیش آیا۔ اگر اس کو صدیق اکبر کی ان جانفشانیوں کے ساتھ جانچا جاوے جو انہوں نے تمام عمر محض اعلائے کلمہ اسلام کے لئے اکمل و اتم طور پر پوری کی تھیں تو کیا شخصی ابتلاء کو کچھ اس سے نسبت ہو سکتی ہے۔ اللہ جلشانہ کا کسی سے رشتہ نہیں ہے۔ جو شخص اعلیٰ درجہ کی وفاداری اور خدمت گزاری کریگا وہی اس کا مقرب ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہا۔ البتہ نواسے زندہ رہے ہیں۔ جیسے حضرت فاطمہ کی اولاد یا دوسری بی بیوں کی اولاد۔ سو خدا تعالےٰ کے نزدیک ان کے مدارج ان کے اعمال کے موافق ہیں۔ خواہ نخواہ کا درجہ کسی کو دیا نہیں جاتا۔ جو شخص محض خدا تعالےٰ کے لئے کسی سے محبت کرتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ خدا تعالےٰ سے خوف کرکے دیکھے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں اس نے کیا کیا عمدہ کام کیا ہے ناحق فضیلت ان کو نہ دیوے کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ محض رشتہ سے کیوں کر فضیلت پیدا ہو جاتی ہے خاص کرکے ذرا سے رشتہ سے۔ جو نواسہ ہوتا ہے۔ کنعان حضرت نوحؑ کا بیٹا تھا اور آذر حضرت ابراہیم کا باپ پس کیا انہیں یہ رشتہ کام آیا؟ پس یہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اہل بیت ہونا اپنے نفس میں کچھ بھی چیز نہیں ہے۔ بے شک امام حسن و حسین ان لوگوں میں سے ہیں جن لوگوں کو خدا تعالےٰ نے ان کی راستبازی کی وجہ سے کامل کیا ہے نہ اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں کیوں کہ نواسے تو اور بھی تھے۔ نواسہ ہونا خدا تعالےٰ کے نزدیک یا خلقت کے نزدیک کیا حقیقت رکھتا ہے۔ لیکن بلاشبہ کمالات صدیقی و فاروقی کے مقابل پر حسینی کمالات متنزل ہیں ان بزرگواروں نے اسلام پر بڑا احسان کیا اور اسلام کی شوکت کو دنیا میں قائم کیا اور وہ جانفشانی کے کام کئے جو نبی اور رسول کرتے ہیں جو شخص ان کے احسانات کا منکر ہووے وہ خدا تعالےٰ کا کافر نعمت ہے اگر ہم ذبح بھی کئے جاویں تو ہرگز راستی کو نہیں چھوڑ سکتے۔ عوام کا قاعدہ ہے کہ وہ کورانہ تقلید پر چلتے ہیں یہ سراسر غلط ہے تمام صحابہ کرام کے مناقب سے کتابیں بھری پڑی ہیں اور قرآن کریم شامل ہے۔ صدیق اکبر اور عمر فاروق کے حق میں اس قدر تعریفی کلمات نبوی پائے جاتے ہیں کہ گویا ان دونوں بزرگواروں کو نبی قرار دیا گیا ہے مگر ہماری نظر میں مجرد مناقب کوئی چیز نہیں۔ صرف طرح طرح کے پیرایوں میں سچے مومنوں کی تعریفیں کی ہیں اور اس بات کا فیصلہ کہ ان میں سے زیادہ بزرگ کون ہے ان بزرگوں کی خدمات سے کرنا چاہئے۔ اسی طرف اللہ جلشانہ ہدایت فرماتا ہے۔ اب اصل کلام یہ ہے کہ بیعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان ہر ایک قولی و فعلی و اعتقادی ناانصافی سے بکلی دست بردار ہو جاوے۔ کیوں کہ راہ راست حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اگر بہر حال اسی راہ پر قائم رہنا ہے جو تقلیدی طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ تو پھر بیعت سے حاصل ہی کیا ہے۔

ہر کجا شمع ہدایت یافتی پروانہ باش
گر خردمندی پے راہ ہدیٰ دیوانہ باش

(۴) اگرچہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا اور دست بستہ کھڑا ہونا قانون فطرت کے رو سے بھی بندگی کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے لیکن اگر ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز پڑھتے ہیں تو نماز ہو جاتی ہے۔ مالکی بھی شیعوں کی طرح ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ مسنون وہی طریق ہے جو اوپر بیان ہوا اس قدر اختلاف بیعت کا کچھ ہارج نہیں اگرچہ حدیث صحیحہ میں اس کا نام و نشان بھی نہیں۔

(۵) یہ ہمیشہ سے قاعدہ رہا ہے کہ نشانوں کے چاہنے والے دو ہی قسم کے آدمی ہوتے ہیں یا غایت درجہ کے دوست یا غایت درجہ کے دشمن یعنی جب کوئی انسان مقبول خدا تعالےٰ سے غایت درجہ کی دوستی و محبت اختیار کرے یہاں تک کہ اس کی راہ میں قربان ہو جائے اور اس کی خاک پا ہو جائے۔ تو وہ اپنے حوادث اور مصائب کے وقت یا تکمیل مدارج کے لئے رحمت کے آثار دیکھتا ہے اور اس کی برکت اور محبت سے جذبات نفسانی کم ہوتے جاتے ہیں۔ اور ذوق اور محبت بڑھتی جاتی ہے۔ اور دنیا کی محبت کم اور ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے نشانوں کے ذریعہ سے اس پر ظاہر کرتا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص محبوبان اور مقبولان الٰہی میں سے ہے۔ اور عادت اللہ قدیم سے ایسی ہی جاری ہے کہ جب اس درجہ پر کسی کی ارادت پہنچ جائے۔ تو اس کا ایمان کامل کرنے کے لئے کسی قسم کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ پیشتر آزمائش صدق کے محققین حقیقت پر نظر ڈالتے ہیں۔ عوام جلدی سے کسی کو کافر اور کسی کو بے دین کہدیتے ہیں۔ اور محققین اس کی ذرا پرواہ نہیں کرتے۔ اگر ہم صدیقی اور فاروقی خدمات کو جو اپنی زندگی میں انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں کیں۔ لکھیں۔ تو بلاشبہ وہ ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہو سکتیں لیکن اگر ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمات کو لکھنا چاہیں تو کیا ان دو تین فقروں کے سوا کہ وہ انکار بیعت کی وجہ سے کربلا میں روکے گئے اور شہید کئے گئے۔ کچھ اور بھی لکھ سکتے ہیں۔ بے شک یہ کام ایسا عمدہ ہوا کہ ایک فاسق دنیا دار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہیں کی مگر اعتراض تو یہ ہے کہ وہ اپنے باپ بزرگوار کے قدم پر کیوں نہ چلے۔ باپ نے تو بقول شیعوں کے تین فاسق آدمیوں کے ہاتھ پر جو بزعم ان کے مرتد سے بھی بدتر تھے اور بقول ان کے صرف معمولی بادشاہوں میں سے تھے۔ بیعت کر لی اور بیٹے نے تو اپنے باپ کے طریق سے اعراض کرکے ایک فاسق کی بھی بیعت نہیں کی اور انکار ہی میں جان دی۔ بہر حال یہ اتفاقی حادثہ تھا۔ جو امام صاحب کو پیش آگیا اور بڑا بھاری ذخیرہ ان کے درجے کا صرف یہی ایک حادثہ ہے۔ جس کو محض غلو اور ناانصافی کی راہ سے آسمان تک کھینچا جاتا ہے اور وہ بزرگوار صحابہ جو رسولوں کی طرح دنیا میں کام کر گئے۔ اور ہر میدان میں جان فدا کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ ان سے بقول آپ کے لاپرواہی تو آپ کا طریق ہے۔ یہ فیصلہ تو آسانی سے ہو سکتا ہے چوں کہ دنیا دار العمل ہے اور میدان حشر میں مراتب بلحاظ اعمال ملیں گے۔ پس جس کے دل میں امام حسین و حسن کی وہ عظمت ہے کہ اب وہ دوسرے صحابہ سے لاپرواہ ہے اس کو چاہئے۔ کہ ان کی خدمات شائستہ دین کی راہ میں پیش کرے۔ اگر ان کی خدمات کا پلہ بھاری ہے تو بلاشبہ وہ دوسرے صحابہ سے افضل ٹھیریں گے۔ ورنہ ہم اس بات کے تو قائل نہیں ہو سکتے۔ کہ خواہ نخواہ کسی کو افضل ٹھیرایا جاوے اور یہ خیال کرنا کہ ان کی فضیلت یہی کافی ہے کہ وہ نواسے ہیں۔ یہ خیال کوئی عقلمند نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ نواسہ ہونا کچھ بھی چیز نہیں۔ ایک ذرا سا رشتہ ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی لڑکیاں تھیں اور نواسے بھی کئی تھے۔ کس کس کی ہم پرستش کریں۔ یہ آیت کریمہ ہمارے لئے کافی ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ مجھے اللہ جلشانہ نے کھولدیا ہے کہ اس زمانہ کا اتقا صدیق اکبر ہے۔ بعض لوگوں کو یہ بھی دھوکہ لگا ہوا ہے

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گذشتہ سہ ماہی میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے تعلیمی اور انتظامی معاملات میں ایک نمایاں ترقی ہوئی ہے جس کا کسی قدر ذکر کرنا قوم کے واسطے بہت خوشی کا موجب ہوگا لڑکوں کی تعداد میں اس قدر تھوڑے سے عرصہ میں ایک غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ گذشتہ فروری کے اخیر میں کل تعداد طلباء ایک سو چالیس کے قریب تھی جو کہ اب ایک سو نوے کے قریب ہے۔ اس ترقی کا موجب مدرسہ کے لائق کارکن حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کی وہ تقریر اور تحریک ہے۔ جو دسمبر کے جلسہ میں کی گئی تھی اور جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ قادیان سردست ایک گاؤں ہے۔ جس میں اپنی جماعت کے لڑکے بہت ہی کم ہیں اور یہ مدرسہ صرف ان کی خاطر قائم نہیں کیا گیا بلکہ تمام جماعت احمدیہ کے واسطے یہی ایک مدرسہ ہے۔ جو حسب منشائے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام احمدی بچوں کو دینی اور دنیوی تعلیم دینے کے واسطے بنایا گیا ہے۔ اس تحریک پر بہت سے احباب نے اپنے جگر گوشوں کو اس مقدس اثر کے نیچے بھیجدیا ہے۔ اور امید ہے کہ باقی احباب بھی اپنے عزیزوں کو جلد یہاں بھیجکر آئندہ آنیوالی پشت کے واسطے ایک نیک اور برگزیدہ جماعت بننے میں قوم کو امداد دیں گے۔

اس وقت بورڈنگ ہوس مختلف شہروں کے نوعمر بچوں سے اس طرح بارونق ہو رہا ہے جس طرح کہ ایک باغ میں رنگارنگ کے پودے پھل رہے ہوتے ہیں۔ برادر حبیب جو کہ فرزند کشمیر سے۔ بابو عبد الرحمن صاحب کا لڑکا افریقہ سے۔ محمد عجب خاں تحصیلدار کے صاحبزادگاں ٹوچی دلی سے۔ شیخ حسن صاحب کا عزیز حیدرآباد دکن سے۔ محمد نواب خاں صاحب تحصیلدار کا بیٹا گجرات سے۔ ڈاکٹر الہی بخش صاحب حال وارد ایران کا فرزند رشید۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب حال ملازم جدہ ملک عرب کا بھائی۔ ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب کے دو صاحبزادے۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب کا بھائی ضلع کرنال سے۔ جمعدار ولی محمد صاحب کا بیٹا برہما سے۔ شیخ نور احمد صاحب کے تین لڑکے چنیوٹ سے۔ خیر الدین صاحب گارڈ کے لڑکے کوہاٹ سے۔ چودہری حاکم علی صاحب کے تین فرزند ضلع شاہپور سے۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور میاں معراج الدین صاحب عمر اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے صاحبزادگاں لاہور سے۔ صوفی غلام محمد صاحب کا لڑکا امرتسر سے۔ ملک مولا بخش صاحب کا لڑکا (اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے اُسے صحت و عافیت عطا کرے) گورالی سے۔ منشی محمد یوسف صاحب کا لڑکا مردان سے۔ بابو محمد عیسے صاحب کا بھائی۔ اور حافظ محمد اسحاق صاحب کا برادر زادہ بھیرہ سے۔ مولوی محمد حسین صاحب کا صاحبزادہ کپورتھلہ سے۔ بابو جمال الدین صاحب ٹریفک کنویسر ملتان کے دو لڑکے۔ میاں قطب الدین صاحب کا بیٹا ریاست پٹیالہ سے۔ بابو امام الدین صاحب مرحوم کے دو لڑکے جہلم سے۔ ڈپٹی انسپکٹر عنایت اللہ صاحب کا لڑکا شاہ پور سے۔ وغیرہ وغیرہ اس قدر مختلف شہروں کے طلبار کا ایک جگہ جمع ہو کر پڑھنا احمدی بچوں کے درمیان باہمی محبت اور اُلفت کے بڑھانے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ یہ سب طلبار ایک ساتھ ہو کر پانچ نمازیں مسجد اقصے میں پڑھتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کے روزانہ درس قرآن شریف میں شامل ہوتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ نیک استادوں کی صحبت میں رات دن گذارتے ہیں۔ اللہ تعالے کا فضل سب کے شامل حال ہو اور ان کو آئندہ نسلوں کے واسطے نیک نمونہ بنائے۔ آمین

پیارے ذوالفقار علی خاں کے دو پیارے جو باوجود اس قدر صغر سنی کے وطن (میرٹھ) سے اتنی دور پھینکے گئے ہیں۔ نہیں بلکہ وطن کو بھلا دینے والی جگہ میں رکھے گئے ہیں جب وہ حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر بچپن کی سادگی کے لہجہ میں اپنے باپ کے واسطے دُعا کی درخواست کیا کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود ع نہایت شفقت کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں تو اس وقت اولاد کے فوائد کا ایک سماں بندھ جاتا ہے۔ مسیح اوّل نے بھی کہا تھا کہ بچوں کو میرے پاس آنے دو۔ کہ آسمان کی بادشاہت ایسوں کے لئے ہے یعنی ان کے لئے جو بچوں کی طرح اپنے آپ کو گناہوں سے بے خبر بنائیں اس نے تو صرف کہا تھا۔ لیکن مسیح ثانی نے اس پر ایک عملی کارروائی کی ہے اور ایک ایسا محکمہ قائم کیا ہے۔ جس میں کم سن بچوں کی تربیت اور تعلیم ایسے پاک اثر کے ماتحت کی جائے کہ وہ بڑے ہو کر نیکی اور تقوے میں بھی بڑے ہو جاویں۔

مدرسہ کے اسٹاف میں لائق اور تجربہ کار استادوں کی ایزادی کی گئی ہے جیسا کہ ماسٹر شیخ ضیاء اللہ صاحب جو کہ کئی جگہ حسن انتظام کی ہیڈ ماسٹری کے سبب صیغۂ تعلیم کے مشہور اور لائق ممبر ہیں۔ اور مامون خاں صاحب جو ورزش ماسٹر ہیں اور نہایت محنت کے ساتھ مدرسہ کے وقت میں اور مدرسہ کے وقت کے باہر طلبار کی جسمانی ورزش میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

مدرسہ کی موجودہ عمارت میں بھی کئی نئے کمرے بنائے گئے ہیں اور اس کے علاوہ ایک وسیع زمین مدرسہ کے واسطے ایک شاندار عمارت بنانے کے واسطے خرید کی گئی ہے۔ صرف طلبار کی خاطر ایک ڈسپنسری کھلی ہے۔ جس میں ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب نہایت محنت اور توجہ کے ساتھ بیمار بچوں کی خبر گیری کرتے ہیں۔ سرکار نے منظور فرمایا ہے کہ وظیفہ خوار طلبار کو اس مدرسہ میں سرکاری وظائف ملا کریں۔

سال رواں کے نتائج امتحانات کے عمدہ رہنے کے سبب مولوی سرور شاہ صاحب۔ مولوی عبد اللہ صاحب قاضی امیر حسین صاحب۔ منشی سکندر علی صاحب۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب کی تنخواہوں میں ترقی کی گئی ہے۔ گو یہاں کے مدرسین صرف دینی خدمت کے ادا کرنے کی خاطر برائے نام تنخواہوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ کئی ایک یتیم اور مسکین طلبار بھی یہاں رہتے ہیں۔ جن کا تمام خرچ انجمن احمدیہ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔

مدرسہ کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے جس کے ممبر حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ نواب محمد علی خاں صاحب۔ رئیس مالیر کوٹلہ۔ اور مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہیں۔ ان بزرگوں کا نام ہی مدرسہ کی بہتری اور نیک انجام کے واسطے انشاء اللہ پوری گارنٹی ہے۔

غرض مدرسہ کی حالت ہر طرح سے نہایت ہی قابل تشفی ہے اور جن احباب نے تا حال اپنے بچوں کو یہاں بھیجنے کا ارادہ نہیں کیا ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اس عمدہ موقع سے فائدہ حاصل کرنے کے واسطے انہیں بہت ہی جلد کوشش کرنی چاہیئے۔

میں دیکھتا ہوں کہ جو بچے کچھ عرصہ تک یہاں رہتے ہیں۔ وہ تقوے میں خاص ترقی کرتے ہیں اور ایک اسلامی محبت اور غیرت کا جوش ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے بیرونی مدارس کے طلبار میں جو خرابیاں بد صحبتوں کے اثر سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان سب سے وہ اللہ تعالے کے فضل سے محفوظ رہتے ہیں۔ صبح سویرے اُٹھ کر بعد نماز فجر تمام بورڈنگ ہوس کے طلبار تلاوت قرآن شریف میں مصروف رہتے ہیں اور ہر طرح سے تمام دینی امور کی پابندی کی جاتی ہے۔

خدا کے فضل سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی آپ چاہتے تھے ویسی ہی چھپی ہے ۔ لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک اور خوبی یہ ہے ۔ کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے

ایک زیادتی یہ ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات قریباً ۵ صفحوں میں شامل ہیں

ایک اور زیادتی یہ ہے ۔ کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگائی گئی ہے ۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا تھا تو میں نے بذریعہ اشتہار یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھوں گا لیکن میری لاگت اور محنت میرے تخمینہ سے بہت زیادہ ہوگئی اور اس مشتہرہ قیمت میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہوگیا ۔ لیکن چونکہ میرا وعدہ ہے اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپے میں ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے ۔

ایک عظیم الشان رعایت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے ؟

۱ - جو صاحب ۱۵ - جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصولڈاک اور پونے تین روپے قیمت انبلد بدر روانہ کر دیں گے ۔ ان کو براہین احمدیہ صرف چار روپے میں دی جائے گی

۲ - بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں ۔ بشرطیکہ وہ

ا - دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوادیں ۔

ب - ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں ۔

معراجدین عمر

جن صاحبان نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب عمر کی خدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ بمعہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں ۔ ان کو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہوسکے گی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں ۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں ۔ مینجر بدر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے ہمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی ۔ بیفائدہ خط وکتابت کرنیمیں طرفین کا حرج ہے

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے ۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ۔

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا ۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا ۔

۵ ۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ دس روپیہ سے کم نہو ۔ جو مشتہر اخبار لینا چاہیں ان کو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی ۔

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۲ روپیہ فیصد لیا جاویگا ۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری [illegible] ساتھ وصول ہونی چاہیئے

نظم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل جو اسپارٹرے قادیان کے جلسہ میں پڑھی گئی

لطفِ ایزد بیں کہ اندر پاک قرآں کردہ قریں
راست شد تولیکہ در قرآنِ خود فرمودہ بود
فاش گویم تا بدانی کیست ماہ وکیست مہر
معدلت درجان قیصر شد ز فضل حق خمیر
قیصر و مہدی ما کردند تسخیر قلوب
آں بوذ ساؤلِ صولت ایں بود داؤد شان
آں مسیحا را غلام وایں مسیحا را مثیل
آں ظہیرِ دوست است وایں نصیرِ ملت است
قلبِ اعدا قابِ مسیحا را بہم بشگافتند
تیغِ قیصر را و خامہ گشتہ مہدی را عطا
بے گماں گر تیغ قیصر محو کرد آثار ظلم
تیغِ قیصر گوہر آگیں است از دُرِّ عدن
صد دُرِ مکنون اگر مدفون بگنج قیصر است
بہرِ نشرِ دین و دولت در میانِ ملک و قوم
از قوانینِ ملک را گر دادہ قیصر انتظام
از زمیں گر بر ثریا بُرد قیصر علم و فن
قیصرِ ہندوستاں باشد اگر شاہِ زمن
ساخت قیصر کارِ دنیا راست از رائے قوی
فتنہ از قیصر بود لرزاں چو برگ از مہرگاں
کرد قیصر گر بدنیا امن را خاطر نشاں
قیصرِ [illegible]
عہدِ مہدی بالیقیں از بہر اُمّت یمن و یسر
گر سراں بر درگہ قیصر فرو آرند سر
ملکِ قیصر رفتہ ہمچوں صیتِ مہدی تا بروس
قیصر از دار و صلیبِ عیسوی بر آستاں
سرکشاں بر سدۂ دیوانِ قیصر بوسہ زن
چوں نبازد زہرہ حاسد روبہ ساں از بیمِ شاں
ہست قیصر بہر نشرِ دین مہدی را نصیر
ملکِ دنیا سر بسر در دستِ قیصر رہن گشت
خرد بیں گر قیصر از ادراک میدارد بہ پیش
ملکِ عالم دار دار قیصر بدولت زیرِ حکم
یادگارِ عصرِ قیصر ایں بود بس پائیدار
ہست مہدی راستباز و ہست قیصر راستکار
نظم کردستم بحکمِ حضرتِ شیر علی
کفش بردارِ جنابِ مہدیستم بے گماں
آں سمیِ مصطفےٰ یوسف لقا عیسیٰ مسیح
ناصر الاسلام محی السنۃ مصباح الہدےٰ
کاشفِ اسرارِ یوحی عارفِ رمزِ دنیٰ
کفر را از دیں جدا کردہ چو ظلمت را ز نور
صد تحیات و صلوٰتش باد از روح القدس

آفتابِ مشرق و مہتابِ مغرب بر زمیں
جمع مے گردند مہر و مہ بدورِ آخریں
قیصر و مہدی کہ ایزد ہر دو را کردہ گزیں
مکرمت در ذاتِ مہدی شد ز لطفِ حق عجیں
آں بعدل وایں بفضل و آں بداد وایں بدیں
ایں بود چوں ابن مریم آں چو پور آبتیں
آں شہنشہ ایں نبی دار است آں عیسیٰ است ایں
ایں فرازِ صدرِ تمکیں آں فرازِ صدرِ زیں
مہدی از تیرِ دعا و قیصر از شمشیرِ کیں
آں سیاست را ضمان وایں سلامت را ضمیں
حک نمودہ خامۂ مہدی ضلالت بالیقیں
خامۂ مہدی گہر ریز است از دُرِّ ثمیں
صد دُرِ مضموں است اندر مخزنِ مہدی دفیں
ہر دو را اینک عنایت کرد ایزد میگزیں
از براہیں دادہ مہدی قوم را حبل المتیں
علم و دیں آورد مہدی از ثریا بر زمیں
مہدی آخر زماں باشد امیر المومنیں
ساخت مہدی کارِ عقبیٰ راست از رائے رزیں
صلح از مہدی بود خنداں چو گل از فروردیں
کرد مہدی بر امم صلح را خاطر نشیں
آں [illegible]
عصرِ قیصر مملکت را گر یسار است و یمیں
قدسیاں سائیند بر دروازۂ مہدی جبیں
صیتِ مہدی رفتہ ہمچوں ملکِ قیصر تا بچیں
مہدی ما دستِ موسیٰ دارد اندر آستیں
سر فرازاں بر درِ ایوانِ مہدی بوسہ چیں
شیرِ حق مہدی بود قیصر بود شیرِ عریں
بہرِ نشرِ امن مہدی ہست قیصر را معیں
ملکِ دیں در دستِ مہدی سر بسر گشتہ رہیں
مہدی از الہام اندیشے دارد دوربیں
ملکِ معنی ہست مہدی را بدیں زیرِ نگیں
کہ بعہدش گشتہ عیسےٰ نازل از چرخِ بریں
صد تحیت باد بر مہدی بقیصر آفریں
ورنہ بسمل نیک دانی نیستم شہرت گزیں
بے نیازستم ز بذلِ قیصر و فغفورِ چیں
خاتمِ ختمِ خلافت صاحبِ تاج و نگیں
نائبِ ختمِ رسل مولےٰ امام المتقیں
عالمِ علمِ لدنی مہبطِ روح الامیں
کردہ باطل را ز حق پاک سو چو موم از انگبیں
صد درود و صد سلامش باد از روح الامیں

دُعا مدد

منشی محمد نصیب صاحب محرر دفتر بدر قریب دو ہفتہ سے بیمار ہیں لیکن اب پہلے کی نسبت بہت آرام ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ اُن کی شفاء کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں ۔ منشی صاحب کی بیماری کے سبب بعض خطوط کی تعمیل میں دیری ہوئی ہے امید ہے کہ احباب معاف رکھیں گے ۔

نظم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل جو ایمپائر ڈے قادیان کے جلسہ میں پڑھی گئی

لطف ایزد بیں کہ اندر یک قرآں کردہ قریں
راست شد قولیکہ در قرآنِ خود فرمودہ بود
فاش گویم تا بدانی کیست ماہ و کیست مہر
معدلت در جان قیصر شد ز فضل حق خمیر
قیصر و مہدی ما کردند تسخیر قلوب
آں بود مسادلِ صولت ایں بود داؤد شان
آں مسیحا را غلام و ایں مسیحا را مثیل
آں خیر دوست است و ایں نصیر ملت است
قلب اعدا قاب مسیحا را بہم بشگافتند
تیغ قیصر را و خامہ گشتہ مہدی را عطا
بے گماں گر تیغ قیصر محو کرد آثار ظلم
تیغ قیصر گوہر افگن است از دُرِّ عدن
صد دُرِ مکنون اگر مدفون گنج قیصر است
بہر نشر دین و دولت درمیان ملک و قوم
از قوانین ملک را گر دادہ قیصر انتظام
از زمین گر بر ثریا بُرد قیصر علم و فن
قیصر ہندوستان شد اگر شاہِ زمن
ساخت قیصر کہ دنیا راست از رائے قوی
فتنہ از قیصر بود لرزاں چو برگ از تہ کوں
کرد قیصر گر بدنیا امن را خاطر نشان
قصر قیصر نہ مہدی نبرد اندر روزگار
عہد مہدی بالیقین از بہر اُمت ہیں یسر
گر سراں بر درگہ قیصر فرو آرند سر
ملک قیصر رفتہ ہمچوں صیت مہدی تا بروس
قیصر از ارد صلیبِ عیسوی بر آستان
سرکشاں بر سدۂ دیوان قیصر بوسہ زن
چوں نیاز و زہرہ حاسد رو بہ ساں از بیم شاں
ہست قیصر بہر نشر دین مہدی را نصیر
ملک دنیا سر بسر در دست قیصر رہن گشت
خرد بین گر قیصر از ادراک میدارد بہ پیش
ملک عالم دہر وار قیصر بدولت زیر حکم
یادگار عصر قیصر ایں بود بس پائیدار
ہست مہدی راستباز و ہست قیصر راستکار
نظم کردستم بحکم حضرت شیر علی
کشتی بر دار جناب مہدیستم بے گماں
آں سمیِ مصطفےٰ یوسف لقا عیسےٰ مسیح
ناصر الاسلام محی السنہ مصباح الہدےٰ
کاشف اسرار یوحی عارف رمز دلی
کفر را از دین جدا کردہ چو ظلمت را ز نور
صد تحیات و صلوتش باد از روح القدس

آفتاب مشرق و مہتاب مغرب بر زمین
جمع گردند مہر و مہ بدور آخریں
قیصر و مہدی کہ ایزد ہر دو را کردہ گزیں
مکرمت در ذات مہدی شد ز لطف حق عجیں
آں بعدل و ایں بفضل و آں بداد و ایں بدین
ایں بود چوں ابن مریم آں چو پور آبتیں
آں شہنشہ ایں نبی دار است آں عیسیٰ ست ایں
ایں فراز صدر تمکیں آں فراز صدر زین
مہدی از تیر دعا و قیصر از شمشیر کیں
آں سیاست را ضمان و ایں سلامت را ضمیں
حک نمودہ خامۂ مہدی ضلالت بالیقین
خامۂ مہدی گہر ریز است از دُرِّ ثمین
صد در مضمون است اندر مخزن مہدی دفیں
ہر دو را اینک عنایت کرد ایزد میگزیں
از برایں دادہ مہدی قوم را حبل المتین
علم و دین آورد مہدی از ثریا بر زمین
مہدی آخر زماں باشد امیر المومنین
ساخت مہدی کہ رعقبے راست از رائے رزیں
صلح از مہدی بود خنداں چو گل از فرد دیں
کرد مہدی بر ہم صلح را خاطر نشیں
آں رعایا را اماں وایں برایا را امیں
عصر قیصر مملکت را گر بس راست و کمیں
قدسیاں سائیند بر دروازۂ مہدی جبیں
صیت مہدی رفتہ ہمچوں ملک قیصر تا بچین
مہدی ما دست موسیٰ دارد اندر آستین
سرفرازاں بر در ایوان مہدی بوسہ چیں
شیر حق مہدی بود قیصر بود شیر عریں
بہر نشر امن مہدی ہست قیصر را معیں
ملک دین در دست مہدی سر بسر گشتہ رہیں
مہدی از الہام اندر پیش دارد دوربین
ملک معنی ہست مہدی را بدیں زیر نگیں
کہ بعہدش گشتہ عیسےٰ نازل از چرخ بریں
صد تحیت باد بر مہدی بقیصر آفریں
ورنہ بسمل نیک دانی نیستم شہرت گزیں
بے نیازستم ز بذل قیصر و فغفور چین
خاتم ختم خلافت صاحب تاج و نگین
نائب ختم رسل معلےٰ امام المتقین
عالم علم لدنی مہبط روح الامیں
کردہ باطل را ز حق یک سو چو موم از انگبیں
صد درود و صد سلامش باد از روح الامیں

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی - - - - - چار روپیہ (للعہ)
مقام اشاعت - - - - - دفتر البیان - لکھنؤ
زبان - - - - - - عربی معہ ترجمہ اردو

نوٹ - یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور ۔۔۔ قیمت تھی - سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپے ہے ہر نمبر کی ضخامت عموماً دو جزو ہوتی ہے - صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں - ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اردو ترجمہ - مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں - (درخواستیں باجازت ویلو آنی چاہئیں)

دعا مدد

منشی محمد نصیب صاحب محرر دفتر بدر قریب دو ہفتہ سے بیمار ہیں لیکن اب پہلے کی نسبت بہت آرام ہے - احباب سے درخواست ہے کہ اُن کی شفاء کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں - منشی صاحب کی بیماری کے سبب بعض خطوط کی تعمیل میں دیری ہوئی ہے امید ہے کہ احباب معاف رکھیں گے -

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے - رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۔۔ ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ - مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ پرچہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں - مینجر روزانہ اخبار عام لاہور -

کتب برائے فروخت } چند کتابیں کسی دوست کی اسجگہ بغرض فروخت موجود ہیں جو رعایتی قیمت پر مل سکتی ہیں اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو تو راقم سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر سکتے ہیں - کتابیں یہ ہیں - روضۃ الصفا - فتوحات مکیہ - حیوٰۃ الحیوان - اغانی - رضی شرح شافیہ - رضی شرح کافیہ - عنترہ بن شداد و اعجاز خسروی - بہار عجم - محمد علی از قادیان

عمدہ - مضبوط - خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب فرماویں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈوئی۔ کے متعلق تازہ ڈاک ولائیت میں خبر آئی ہے کہ ...ں کی بیماری میں گرفتار ہے اور اس کے بچنے کی امید نہیں ...بار ٹریتھ سیکر کہتا ہے کہ یسوع کی طرح ڈوئی بھی لوگوں کو بیماری سے نجات دیتا تھا۔ مگر اپنے آپ کو نجات نہیں دیسکتا۔

...دری ٹسلن صاحب نے شہر لیونیا واقعہ ملک امریکہ کے گرجا ...ں اپنے وعظ میں یہ فرمایا تہا کہ یسوع کے کنواری سے پیدا ہونے کا قصہ غلط ہے اور اس کی خدائی والی بات بھی جھوٹھ ہے اس کے سبب سے اس گرجہ کے نمازیوں میں بہت شور ہو رہا ہے اور پادری صاحب پر کفر کا فتوے لگایا جا رہا ہے۔

...کسیم گورکی۔ جو روس کا ایک مشہور ریفارمر ہے اُس نے امریکہ میں اپنی ایک تقریر کے دوراں میں بیان کیا کہ اس زمانہ ...ں عیسائیت ایک غلاموں کا مذہب جو خود غلام ہیں اور دوسروں پر ظلم کرنے کے واسطے عیسائیت کی پناہ تلاش کرتے ہیں۔

برانسٹ ہیکل صاحب نے اشتہار دیا ہے کہ ... پادریوں نے ایک جھوٹھا الزام لگایا ہے کہ میں عیسائی ہوگیا ہوں میں ہرگز عیسائی نہیں ہوا میرے خیالات عیسائیت کی مخالفت میں اب بھی ویسے ہی ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔

پادری چارلس ہال پیری صاحب جو کہ شہر کیمبرج ...اس واقعہ ملک امریکہ کے پادری تھے۔ چند لڑکیوں کے ساتھ بدار تکاب کے سبب گرجہ سے علیحدہ کئے گئے

مسلمان اسپین میں۔ ایک صاحب جو کہ اپنا نام ایل ایس بتلاتے ہیں ولائیت کے اخبار ایگ ناسٹک جنرل مورخہ ۱۹۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اب جب کہ ہماری شہزادی ہسپانیہ کی ملکہ بننے والی ہے اگر اُس ملک کے کچھ حالات اس جگہ بیان کئے جاویں۔ تو ناظرین کے واسطے دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے ہسپانیہ اس وقت ایک خوب ملک ہے لیکن اگر اہل ہسپانیہ مسلمانوں کو اپنی بے وقوفانہ اور مجرمانہ بغاوت کے ساتھ نکال دیتے تو یہ ملک آج بہت ہی خوب ہوتا ہسپانیہ میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک علم و ہنر کی مشعل کو روشن رکھا حالانکہ اس وقت باقی سارے یورپ میں تاریکی پھیلی ہوئی تھی مسٹر سینلے لین پول نے ہسپانیہ میں مسلمانوں کے متعلق جو لکھا ہے۔ اس میں سے چند سطریں اس جگہ نقل کرتا ہوں۔

صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ماتحت ہسپانیہ کا ملک قریباً آٹھ سو سال تک تمام یورپ کے واسطے ایک مہذب اور شائستہ سلطنت کی زندہ مثال تھا۔ اُس کے صوبے زرخیز تھے اور فاتحین کی دانائی اور محنت کے سبب وہ کوئی سوگنا عمدہ پھل لاتے تھے۔ بے شمار نئے شہر مسلمانوں کی سلطنت کے سبب بن گئے تھے جن کے نام آج تک قدیم سلطنت کی یادگار ہیں۔ ہنر۔ علم۔ سائنس ایسے وقت میں اس جگہ ترقی پر تھے۔ جیسا کہ باقی یورپ میں کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا تھا مسلمانوں کی شاگردی اختیار کرنے کے واسطے لوگ فرانس۔ جرمنی اور انگلستان تمام ممالک سے یہاں آتے تھے۔ یہاں کے سرجن اور ڈاکٹر دنیا میں مشہور تھے اور عورتیں بھی ڈاکٹر پیشہ ہوتی تہیں۔ ریاضی۔ علوم نجوم۔ نباتات۔ تاریخ۔ فلسفہ۔ قانون سب کی تکمیل ہسپانیہ مین ہوتی تہی۔ اور صرف ہسپانیہ ہی میں ہوتی تھی۔ زراعت کے عملی کارخانے۔ آب پاشی کے علمی ذرایعہ۔ قلعہ بندی جہاز سازی۔ اعلےٰ درجہ کے کارگہ۔ لوہاروں کے کارخانے کمہاروں کے کارخانے سب کے سب اسلامی ہسپانیہ میں اپنے کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ جنگ کے ہنر میں بہی ویسا ہی کمال تھا۔ جیسا کہ ایام صلح کی دستکاریوں میں ان کے جہازی بیڑے بحیرہ روم پر حکمراں تھے۔ غرض ایک سلطنت کو عظیم الشان اور اقبال مند کرنے کے لئے اور شائستہ بنانے کے واسطے جن باتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب اسمیں موجود تہین۔"

ہمارے دوست عبدالحق سورائٹ صاحب نے جزیرہ نیوزیلنڈ سے ایک اخبار جام آف نیوزیلنڈ ویکلی نیوز کا ایک پرچہ بھیجا ہے جس میں سان فرانسسکو کے زلازل کے بیان کے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق زلزلہ کا تذکرہ ریویو آف ریلیجنز کے حوالہ پر دیا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

زلزلہ کے متعلق پیشگوئی

ایک ہندوستانی نبی

ہندوستان سے ایک ماہواری رسالہ بنام ریویو آف ریلیجنز نکلتا ہے جس میں سخت زلازل۔ کے متعلق ایسی پیش گوئیاں درج ہیں جن کا ذکر سان فرانسسکو کے زلزلہ پر روشنی ڈالنے کے واسطے کرنا خاص دلچسپی کا موجب ہوگا یہ پیش گوئیاں کرنے والے مرزا غلام احمدؐ صاحب ہیں جو کہ ہندوستان میں ایک مذہبی فرقہ کے امام ہیں۔ اور مسیح موعودؑ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوتے ہیں اور انہی الہامات کی بنا پر انہوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی موت کا وقت قریب ہے اور یہ بھی شائع کیا ہے کہ بدکاروں کو سخت سزا دی جائے گی۔ ان کے الہامات کے شائع شدہ الفاظ مفصل ذیل ہیں۔

"حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے۔ اور شدت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کردیں گے اور بہتوں کی تلخ زندگی ہو جائے گی۔

پھر مرزا صاحب نے اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کے ریویو میں بہی ایک خوفناک زلزلے کی خبر دی تہی جس کے یہ الفاظ ہیں۔ "مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا ..... وہ قریب ہو یا بعید ہو وہ پہلے سے بہت خطرناک ہے سخت خطرناک ہے۔" وہ یہ بہی بیان فرماتے ہیں کہ ۴۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کو جو زلزلہ ہند میں آیا۔ اس کے متعلق بھی پانچ ماہ پہلے سے اطلاع دی گئی تھی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈوئی۔ کے متعلق تازہ ڈاک ولائیت میں خبر آئی ہے کہ وہ دل کی بیماری میں گرفتار ہے اور اُس کے بچنے کی اُمید نہیں اشتہار شریعتہ سیکر لکھتا ہے کہ یسوع کی طرح ڈوئی بھی لوگوں کو بیماری سے نجات دیتا تھا۔ مگر اپنے آپ کو نجات نہیں دے سکتا۔

پادری اسکلن صاحب نے شہر یونیا واقعہ ملک امریکہ کے گرجا میں اپنے وعظ میں یہ فرمایا تھا کہ یسوع کے کنواری سے پیدا ہونے کا قصہ غلط ہے اور اس کی خدائی والی بات بھی جھوٹھ ہے اس کے سبب سے اس گرجہ کے نمازیوں میں بہت شور بپا ہو رہا ہے اور پادری صاحب پر کفر کا فتوے لگایا جا رہا ہے۔

میکسم گورکی۔ جو روس کا ایک مشہور ریفارمر ہے اُس نے امریکہ میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ اس زمانہ میں عیسائیت ایک غلاموں کا مذہب جو خود غلام ہیں اور دوسروں پر ظلم کرنے کے واسطے عیسائیت کی پناہ تلاش کرتے ہیں۔

ارلنسٹ ہیکل صاحب نے اشتہار دیا ہے کہ مجھ پر پادریوں نے ایک جھوٹھا الزام لگایا ہے کہ میں عیسائی ہو گیا ہوں میں ہرگز عیسائی نہیں ہوا میرے خیالات عیسائیت کی مخالفت میں اب بھی ویسے ہی ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔

پادری چارلس ہال پیری صاحب جو کہ شہر کیمبرج ماس واقعہ ملک امریکہ کے پادری تھے۔ چند لڑکیوں کے ساتھ بد ارتکاب کے سبب گرجہ سے علیحدہ کئے گئے مسلمان اسپین میں۔ ایک صاحب جو کہ اپنا نام ایل ایس تبلاتے ہیں ولائیت کے اخبار ایگ ناسٹک جنرل مورخہ ۱۹۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اب جب کہ ہماری شہزادی ہسپانیہ کی ملکہ بننے والی ہے اگر اُس ملک کے کچھ حالات اس جگہ بیان کئے جاویں۔ تو ناظرین کے واسطے دلچپی سے خالی نہ ہوں گے ہسپانیہ اس وقت ایک خوب ملک ہے لیکن اگر اہل ہسپانیہ مسلمانوں کو اپنی بے وقوفانہ اور مجرمانہ بغاوت کے ساتھ نکال نہ دیتے تو یہ ملک آج بہت ہی خوب ہوتا۔ ہسپانیہ میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک علم و ہنر کی مشعل کو روشن رکھا حالانکہ اُس وقت باقی سارے یورپ میں تاریکی پھیلی ہوئی تھی مسٹر سینٹلے لین پول نے ہسپانیہ میں مسلمانوں کے متعلق جو لکھا ہے۔ اس میں سے چند سطریں اس جگہ نقل کرتا ہوں۔ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ماتحت ہسپانیہ کا ملک قریباً آٹھ سو سال تک تمام یورپ کے واسطے ایک مہذب اور شائستہ سلطنت کی زندہ مثال تھا۔ اُس کے صوبے زرخیز تھے اور فاتحین کی دانائی اور محنت کے سبب وہ کوئی سوگنا عمدہ پھل لاتے تھے۔ بے شمار نئے شہر مسلمانوں کی سلطنت کے سبب بن گئے تھے جن کے نام آج تک قدیم سلطنت کی یادگار ہیں۔ ہنر۔ علم۔ سائنس ایسے وقت میں اس جگہ ترقی پر تھے۔ جبکہ باقی یورپ میں کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا تھا مسلمانوں کی شاگردی اختیار کرنے کے واسطے لوگ فرانس۔ جرمنی اور انگلستان تمام ممالک سے یہاں آتے تھے۔ یہاں کے سرجن اور ڈاکٹر دنیا میں مشہور تھے اور عورتیں بھی ڈاکٹر پیشہ ہوتی تھیں۔ ریاضی۔ علوم نجوم۔ نباتات۔ تاریخ۔ فلسفہ۔ قانون سب کی تکمیل ہسپانیہ میں ہوتی تھی۔ اور صرف ہسپانیہ ہی میں ہوتی تھی۔ زراعت کے عملی کارخانے۔ آب پاشی کے علمی ذرائع۔ قلعہ بندی جہاز سازی۔ اعلےٰ درجہ کے کارگہ۔ لوہاروں کے کارخانے کمہاروں کے کارخانے سب کے سب اسلامی ہسپانیہ میں اپنے کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ جنگ کے ہنر میں بھی ویسا ہی کمال تھا۔ جیسا کہ ایام صلح کی دستکاریوں میں ان کے جہازی بیڑے بحیرہ روم پر حکمران تھے۔ غرض ایک سلطنت کو عظیم الشان اور اقبال مند کرنے کے لئے اور شائستہ بنانے کے واسطے جن باتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب اسمیں موجود تھیں۔"

ہمارے دوست عبد الحق سورائٹ صاحب نے جزیرہ نیوزیلنڈ سے ایک اخبار بنام اگ لینڈ ویکلی نیوز کا ایک پرچہ بھیجا ہے۔ جس میں سان فرانسسکو کے زلازل کے بیان کے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق زلزلہ کا تذکرہ ریویو آف ریلیجنز کے حوالہ پر دیا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

زلزلہ کے متعلق پیشگوئی

ایک ہندوستانی نبی

ہندوستان سے ایک ماہواری رسالہ بنام ریویو آف ریلیجنز نکلتا ہے جس میں سخت زلازل کے متعلق ایسی پیش گوئیاں درج ہیں جن کا ذکر سان فرانسسکو کے زلزلہ پر روشنی ڈالنے کے واسطے کرنا خاص دلچسپی کا موجب ہوگا یہ پیش گوئیاں کرنے والے مرزا غلام احمد صاحب ہیں جو کہ ہندوستان میں ایک مذہبی فرقہ کے امام ہیں۔ اور مسیح موعودؑ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوتے ہیں اور انہی الہامات کی بنا پر انہوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی موت کا وقت قریب ہے اور یہ بھی شائع کیا ہے کہ بدکاروں کو سخت سزا دی جائے گی۔ ان کے الہامات کے شائع شدہ الفاظ مفصلہ ذیل ہیں۔

"حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے۔ اور شدت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی تلخ زندگی ہو جائے گی۔

پھر مرزا صاحب نے اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کے ریویو میں بھی ایک خوفناک زلزلے کی خبر دی تھی جس کے یہ الفاظ ہیں۔ "مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا ...... وہ قریب ہو یا بعید ہو وہ پہلے سے بہت خطرناک ہے سخت خطرناک ہے۔" وہ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ ۴۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کو جو زلزلہ ہند میں آیا۔ اس کے متعلق بھی پانچ ماہ پہلے سے اطلاع دی گئی تھی۔

برکات دولت برطانیہ

مندرجہ ذیل نظم صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد خلف الرشید حضرت مسیح موعود دام اللہ برکاتہم نے ایمپائر ڈے کی تقریب پر کہی - ایڈیٹر

یاد ایام کہ تھے ہند پہ اندھیر کے سال
ہر گلی کوچہ پہ ہر شہر پہ آیا تھا وبال
روز روشن میں لٹا کرتے تھے لوگوں کے مال
دل میں اللہ کا تھا خوف نہ حاکم کا خیال
ہر طرف شور و فغاں کی ہی صدا آتی تھی
سخت سے سخت دلوں کو بھی جو تڑپاتی تھی

رحم کرنا تو کجا ظلم ہوا تھا ... پیشا
لوگ بھولے تھے کہ ہے نام مروت کس کا
چار سو ملک میں تھا ہو رہا شور و غوغا
بلکہ سچ ہے کہ نمونہ وہ قیامت کا تھا
کبھی آتا نہ کوئی دوست کسی دوست کے کام
دل سے تھا محو ہوا مہر و محبت کا نام

سلطنت میں بھی تزلزل کے نمایاں تھے نشان
صاف ظاہر تھا کہ ہے چند دنوں کی مہمان
قاضی و مفتی بھی کھو بیٹھے تھے اپنا ایمان
رحم و انصاف کے وہ نام سے بھی تھے انجان
ایسے بیگڑے تھے کہ انصاف کا پایا معلوم
خیال انصاف کا تھا جن کے دلوں سے معدوم

افسر فوج لڑائی کے فنوں میں چوپٹ
منہ سے جو بات نکل جائے پھر اس پر تھی ہٹ
رہتی آپس میں بھی ہر وقت ہی ان کی کھٹ پٹ
تھے وہ بتلاتے ہر ایک دوسرے کو ڈانٹ ڈپٹ
پر کوئی موقع لڑائی کا جو آجاتا تھا
صاف ہر کوئی وہاں آنکھیں چرا جاتا تھا

سلطنت کچھ تو انہیں باتوں سے بیجان ہوئی
کچھ لٹیروں نے غضب کر دیا آفت ڈھائی
اک طرف مرہٹوں کی فوج ہے لڑنے کو کھڑی
دوسری جا پہ ہے سکھوں نے بھی شورش کر دی
چاروں اطراف میں پھیلا تھا غرض اندھیرا
لشکر یاس نے ہر سمت سے تھا گھیرا

لڑتے بھڑتے رہیں آپس میں امیر اور وزیر
کیوں پسیں گھن کی طرح ساتھ غریب اور فقیر
مدعا ان کا تو لڑنے سے ہے بس تاج و سریر
ہاتھ میں یاروں کے رہ جائے گی خالی کفگیر
ان غریبوں کو امیروں نے ڈبویا افسوس
بات جو بیت چکی اس پہ کریں کیا افسوس

الغرض چین کلیجے کو نہ دل کو آرام
رات کا فکر لگا رہتا تھا سب کو سر شام
صبح کو خوف کہ ہو آج کا کیا انجام
رات دن کاٹتے اس طرح سے تھے وہ ناکام
دل سے ان کے یہ نکلتی تھیں دعائیں دن رات
یا الٰہی تیرے فضلوں کی ہو ہم پر برسات

انپہ ڈالی گئی آخر کو تلطف کی نظر
مثل کافور اڑا دل سے جو تھا خوف و خطر
پاک تھا ملک سے موقوف ہوئے شورش و شر
نہ تو رہزن کا رہا کھٹکا نہ چوروں کا ڈر
پھائے رکھے گئے وہ ان مرہم کافوری کے
دئے جاتے تھے جہاں زخم جگر کے چوکے

قوم انگلش نے دیا آکے سہارا ہم کو
بحر ادبار کے سے پار اتارا ہم کو
ورنہ صدموں نے تو تھا جان سے مارا ہم کو
آگے مشکل تھا بہت کرنا گذارا ہم کو
ہند کی ڈوبتی ہوئی کشتی ترائی اس نے
اک کی بگڑی ہوئی بات بنائی اس نے

رحم وہ ہم پہ کئے جن کی نہیں کچھ گنتی
جن میں سے سب سے بڑی مذہبی ہے آزادی
ساتھ لائے یہ ہزاروں نئی ایجادیں بھی
جو نہ کانوں تھیں سنی اور نہ تھیں آنکھوں دیکھی
عدل و انصاف میں وہ نام کیا ہے پیدا
آج ہر ملک میں جس کا کہ بجا ہے ڈنکا

شیر و بکری بھی ہیں اک گھاٹ پہ پانی پیتے
نہیں ممکن کہ کوئی ترچھی نظر سے دیکھے
ایک ہی جا پہ ہیں سب رہتے برے اور بھلے
کیا مجال ان سے کسی کو بھی جو صدمہ پہنچے
سب جو آپس میں یوں ہو رہے شیر و شکر
اس لئے ہے کہ نظر سب پہ ہے ان کی یکسر

ہند میں ریل انہوں نے ہی تو جاری کی ہے
آمد و رفت میں جس سے بہت آسانی ہے
صیغہ ڈاک کو انہوں نے ترقی دی ہے
ملک میں چار طرف تار بھی پھیلائی ہے
تاکہ انصاف کے پانے میں نہ ہو کچھ دقت
منصفوں اور ججوں تک کی بھی کی ہے کثرت

علم کا نام و نشاں یاں سے مٹا جاتا تھا
شوق پڑھنے کا دلوں میں سے اٹھا جاتا تھا
کوئی عالم کبھی اس ملک میں آجاتا تھا
دیکھکر اس کا یہ حال اشک بہا جاتا تھا
یہ وہ بیمار تھا جس کو سبھی رو بیٹھے تھے
ہاتھ سب اس کی شفا یابی سے دھو بیٹھے تھے

پر وہ رب جس نے کہ سب کچھ ہی کیا ہے پیدا
نہ تو ہے باپ کسی کا نہ کسی کا بیٹا
سارے گندوں سے ہے پاک اور ہے واحد یکتا
نہ وہ تھکتا ہے نہ سوتا ہے نہ کھاتا پیتا
رحم کرتا ہے ہمیشہ ہی وہ ہم بندوں پر
کرسیٔ عدل پہ بیٹھے گا جو روز محشر

جو کہ قادر ہے جسے کچھ بھی نہیں ہے پروا
ٹھیک کر دے اسے دم میں کہ ہو جو کچھ بگڑا
دیکھکر اپنی یہ حالت اسے جب رحم آیا
دیکھو انگلینڈ سے اس قوم کو یاں لے آیا
جس نے آتے ہی وہ نقشہ ہی بدل ڈالا ہے
جس جگہ خار تھا اب واں پہ گل لالہ ہے

سلسلے ہر جگہ تعلیم کے جاری ہیں کئے
شہروں اور گاؤں میں اسکول بکثرت کھولے
کالجوں کے بھی ہیں شہروں میں کھلے دروازے
ہر جگہ ہوتے ہیں اب علم و ہنر کے چرچے
کام وہ کرکے دکھایا کہ جو ناممکن تھا
آئے جب ہند میں وہ کیا ہی مبارک دن تھا

قوم انگلش تری سب قوموں پہ ہے یک نظر
اس لئے تجھ پہ ہمیں ناز ہے سب سے بڑھ کر

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈھونڈنے کی چوٹ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی۔ اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو۔ تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو اتنا ہم نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاویگا۔ اور فرزند پیدا ہونے کے بعد ان سے نذرانہ لیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا مکمل کارخانہ یہ ہے جس کی ملک بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر۔ محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب۔ محلہ معماراں

صداقت کا جھنڈا!

اس کارخانے اصل ہی اوّل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جسکا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اوّل ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوریٔ بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸؍

سنون دندان۔ اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دیکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چیستے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں بس ایک دفعہ لگائیے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۴؍

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمّےٰ ہے جو صاحبان اپنی موت کو فاتحہ دیکھ چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیے آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہوں یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں بس مردہ کے لئے آب حیات ہیں قیمت ساٹھ عدد حبوب عا (دو روپے)

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سُست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھربار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے۔ منی پتلی ہو کر احتلام اور سُرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے۔ ذرا سی آہٹ سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردّی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سُست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولائیت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہائت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دُور رہتے ہیں ان کے واسطے بجلی کا روغن طلاء تیار کر کے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جائیں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دُور ہووے مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنے معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ یہ ہے۔ مینیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گوجرات

ولائیت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد۔ کونین ڈامیانہ۔ کوکاکس۔ وامیکا۔ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں انکے استعمال سے جریاں۔ احتلام سُرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف فوراً دور ہو کر مرد کو جوان مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائیت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈان انگلینڈ"، تاکہ کسی کو دھوکا نہ ہووے

قیمت فی بکس ۲۴ گولی معہ محصولڈاک عہ (ڈیڑھ روپیہ)

ایک بے نظیر دوائی
جس کے اجزاء کو نہایت محنت کے ساتھ حاصل کر کے
ہمنے طیار کیا ہے۔ اور اس کا نام
جیون بوٹی
رکھا۔ اس کی دوسری جزو کا
نام زود جام عشق ہے
قیمت فی شیشی مع حب زود جام عشق
تین روپے
محصول ڈاک بذمہ خریدار
ہمارے کارخانہ میں یہ دوا خاص ترکیب کے ساتھ ایک عرصہ سے بنائی جاتی ہے اور بیشمار لوگ اس سے کلی فائدہ حاصل کر چکے ہیں اور بہت سے مایوس العلاج مریض ہمارے زیر علاج
رہ کر اس کو آزما چکے ہیں اور کثیر التعداد خریداروں میں سے ایک نے بھی اس کے غیر مفید ہونے کی کبھی شکایت نہیں کی ہر ایک کی شہادت ہے کہ یہ تیر بہدف دوا ہے اور مردمی کی کالعدم
حالت کے لئے سچ مچ کی جیون بوٹی۔ اس کو استعمال کر کے کوئی شخص محروم اور مایوس نہیں رہا۔ اگر آپ نوعروسی کی سچی خوشی قدرت کی سب سے بڑی منشا کی تکمیل۔ بقائے نسل سے
جوش شباب۔ لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ بڑھاپے میں زور جوانی اور قوت مردمی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اس جیون بوٹی کا استعمال کریں۔ جو جوانی کی روح اور بڑھاپے کی جان
جیون بوٹی کی ایک ہی شیشی کے استعمال سے اس قدر خون صالح تازہ بدن انسان
میں پیدا ہوتا ہے کہ جسم کا وزن ایک ہی مہینہ میں تین سیر بڑھ جاتا ہے بدن کو وزن کر دیکھ لو
جیون بوٹی کے استعمال سے زور قوت تندرستی اور جوانی کی تمام کیفیتیں پھر موجود
ہو جاتی ہیں۔ جوانی کی پیدا کی ہوئی بیماریاں کمزوریاں رنگ کی زردی اور دوسرے عام اور
خاص اعضا کی سستی اور ناطاقتی باقی نہیں رہتی۔ معدہ قوی ہاضمہ درست ہو کر غلبہ روح
و ریح و خون کی جودت سے تناسلی قواء نہایت قوی ہو جاتے ہیں۔
جیون بوٹی کے استعمال سے وہ لوگ جو طاقت رجولیت مفقود ہو جانے کے باعث
زندہ درگور ہونے کو غنیمت شمار کرتے تھے یا شادی کرنے سے بوجہ ندامت خفا نہ بدوش پھرتے تھے
پھر از سر نو جوانمرد اور قوی مرد ہو گئے اور کئی اجڑے ہوئے گھر آباد اور بے اولادوں کی مرادیں بفضلہ تعالیٰ حاصل ہو گئیں۔
جیون بوٹی کا ایک ایک قطرہ عنین کے لئے آب حیات کا کام دیتا ہے اور قوائے
متناسلہ و منویہ میں اس کے چند روز پینے سے اس قسم کی سریع التاثیر تحریک
ہوتی ہے کہ مردہ طاقت رجولیت گویا نیستی سے ہستی کی صورت میں آجاتی ہے۔
جیون بوٹی کے استعمال سے بدن دن بدن سرخ اور طیار ہوتا چلا جاتا ہے
اور حوصلہ اور قوت اس قدر پیدا ہوتی ہے کہ انسان کا دل خود بخود اچھلنے اور کودنے
پر آمادہ رہتا ہے۔ دودھ اور گھی دل مانگے ہضم ہوتا ہے۔
جیون بوٹی کے استعمال سے زندگی کا لطف اور شباب کا مزہ از سر نو حاصل ہوتا
ہے۔ اعضائے تولید کے عصبی نقص۔ سلسل بول۔ اعضاء کا رعشہ کمی خون اور جملہ جسمانی
کمزوریوں کے لئے لاثانی دوا ہے ایک دفعہ ضرور اس کی آزمائش کرنی چاہیئے۔
(آئینہ قیمت مفت)
حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور نولکھا سے طلب کرو
(جنتری ۱۹۰۶ء مفت)

۱۴ - جون سنہ ۱۹۰۶ء
اخبار بدر نمبر ۲۴ جلد ۲

نہیں شیوہ میرا ہرگز کبھی ہرزہ درائی کا | نوائے دلکش تحقیق حق ہر دم میں گاتا ہوں | خدایا بار ور کر شاخ نخل آرزوئے دل | تری ہی آبیاری پر میں یہ پودا لگاتا ہوں

بمطبع ضیاء الاسلام قادیان میں سید معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔